روٹی کی برکت

صدقہ کی برکت

محسن مقدم

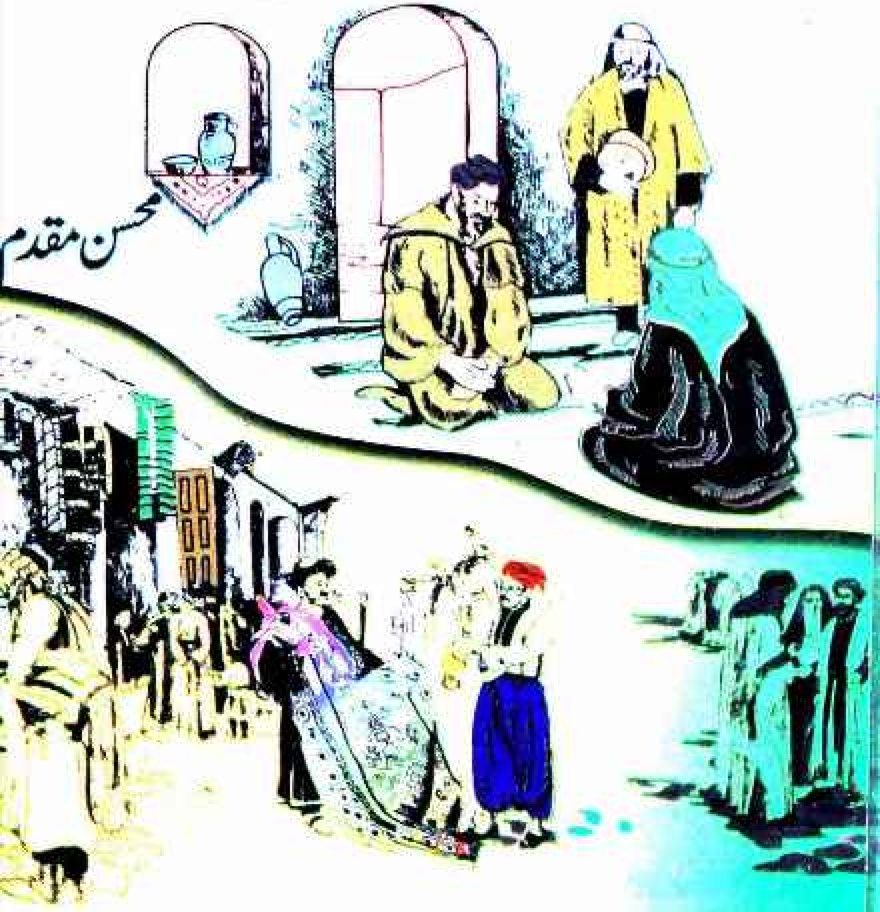

روٹی کی برکت

محسن مقدم

حسن علی بک ڈپو
بالمقابل بڑا امام باڑہ۔ کھارادر کراچی فون ۲۳۳۳۰۵۵

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تالیف : محسن مقدم

ترجمہ : سید محمد حسن عابدی

کمپوزنگ : عمار پرنٹرز، کراچی

مطبع : ایس۔ایم پرنٹرز، کراچی

طبع اول : فروری ۲۰۰۰ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

احمد بھوک پیاس سے نڈھال شہر کے گلی کوچوں میں گھوم رہا تھا۔ اسے اپنے بچوں کی بھوک پیاس ستا رہی تھی۔ وہ اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا:

”خدایا! اگر اسی طرح رات ہو گئی تو میں کیا منہ لے کر گھر واپس جاؤں گا۔“

وہ ابھی راستے ہی میں تھا کہ اس کے ذہن میں اچانک خیال آیا کہ کیوں نہ امام زین العابدینؑ کی خدمت میں جاؤں اور ان سے مدد طلب کروں۔ وہ دل ہی دل میں کہنے لگا کہ امام تو رسول خداؐ کے فرزند ہیں اور ایسے خاندان سے ہیں جو غریبوں کی مدد کے لئے مشہور ہے۔ وہ ضرور میری مدد کریں گے۔

احمد کی اسی سوچ نے اسے حوصلہ دیا۔ پھر کیا تھا، وہ تیز تیز چلنے لگا، یہاں تک کہ امامؑ کے در دولت پر جا پہنچا۔ دستک دی تو امامؑ کے خادم نے دروازہ کھولا۔ احمد نے سلام کے بعد داخل ہونے کی اجازت

طلب کی۔ اجازت ملتے ہی وہ گھر میں داخل ہو گیا۔

امامؑ کی خدمت میں کچھ لوگ پہلے سے حاضر تھے۔

احمد امامؑ کے قریب گیا اور اس نے ادب سے امامؑ کو سلام کیا۔ امامؑ نے کمال محبت سے جواب دیا اور اس کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ وہ امامؑ کی خدمت میں بیٹھا مگر کچھ کہنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا، کچھ دیر اس طرح گزر گئی۔ پھر اس نے جی کڑا کر کے بات شروع کی:

کہنے لگا: فرزند رسولؐ! آپ کی خدمت میں اس لئے آیا ہوں کہ تنگ دستی نے مجھے بے حال کر دیا ہے۔ میرے بیوی بچے بھوکے ہیں، کافی مقروض بھی ہوں، اب میں ہر جگہ سے مایوس ہو چکا ہوں،

میری امید فقط آپ سے وابستہ ہے، ہو سکے تو میری کچھ مدد کیجئے۔ یہ کہہ کر وہ شدت غم سے رو دیا۔

امامؑ نے جب احمد کو روتے دیکھا تو آپ بھی رونے لگے۔ امامؑ کے پاس موجود لوگوں نے حضرت امام زین العابدینؑ سے ان کے گریے کا سبب پوچھا تو حضرتؑ نے فرمایا: "اس سے زیادہ تکلیف اور کیا ہو سکتی ہے کہ انسان اپنے مومن بھائی کو پریشان حال دیکھے اور اس کی پریشانی دور نہ کر سکے۔" اس کے بعد امامؑ نے احمد سے کہا: "بھائی! ہماری حالت بھی تم سے کچھ مختلف نہیں ہے اس لئے ہم تمہاری مدد نہیں کر سکتے۔" جب احمد نے دیکھا کہ خود امامؑ کی اپنی مالی

حالت اچھی نہیں ہے تو اس نے سوچا کہ میں نے امامؑ کو ناحق تکلیف دی۔ اس نے شرمندہ شرمندہ امام کو خدا حافظ کہا اور وہاں سے باہر آ گیا۔

راستے میں اس کی ملاقات ایک منافق سے ہو گئی۔ منافق نے احمد سے حال احوال پوچھا۔ احمد نے اسے اپنی پریشانی بتائی اور باتوں باتوں میں کہنے لگا کہ

میں حضرت امام زین العابدینؑ کے ہاں سے آرہا ہوں، میں ان کے پاس اپنا دکھڑا رونے گیا تھا لیکن وہ میرے حال پر گریہ کرتے ہوئے کہنے لگے کہ تمہاری پریشانی نے میرے غم کو بڑھا دیا ہے۔ یہ سننا تھا کہ منافق شرارت سے کہنے لگا: ”حیرت ہے! ایک طرف تو وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ زمین و آسمان ہمارے تابع ہیں اور دوسری طرف وہ ضرورت مندوں کی مدد بھی نہیں کرسکتے بلکہ ان کی حالت پر گریہ کرتے ہیں۔

احمد امامؑ کا چاہنے والا تھا اس لئے منافق کی باتیں سن کر اداس ہوگیا۔ اپنی پریشانی کو بھول کر واپس امامؑ کے در دولت پر پہنچا اور منافق سے اپنی

ملاقات کا ذکر کیا تو امامؑ نے فرمایا: "احمد! خداوند عالم نے تمہاری مدد کی۔" پھر اپنے خادم کو آواز دی اور کہا جو کچھ ہماری افطاری کے لئے رکھا ہے وہ لا کر احمد کو دیدو، انشاء اللہ خدا اس سے اس کی پریشانی دور کردیگا۔ خادم گیا اور جو کی دو سوکھی روٹیاں لے آیا۔

امامؑ نے فرمایا: ''احمد! ان روٹیوں کو لے لو کہ ہمارے گھر میں اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔

احمد کو اور زیادہ تعجب ہوا اور وہ سوچنے لگا کہ جو کی یہ دو سوکھی روٹیاں کہ جن کو نہ میں کھا سکتا ہوں، نہ میرے بیوی بچے...... اس سے کس طرح میری پریشانی دور ہوگی؟ جب امامؑ نے اسے سوچ میں ڈوبا دیکھا تو فرمایا: ان روٹیوں کو لے جاؤ کہ خداوند عالم اس کے ذریعے تمہیں نعمت دے گا۔ احمد نے روٹیاں لیں اور خداحافظ کہہ کر امامؑ کے در دولت سے رخصت ہو گیا۔

آڑھی ترچھی گلیوں سے گزرتے ہوئے بازار

میں داخل ہوا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ان سوکھی روٹیوں کا کیا کرے؟ شیطان اس کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈال رہا تھا کہ امامؒ نے اسے کیسی روٹیاں دے دی ہیں جسے نہ اس کے بیوی بچے کھا سکتے ہیں اور نہ ہی قرض خواہ کسی قیمت پر اس سے یہ روٹیاں خریدیں گے۔

ابھی وہ ان ہی سوچوں میں تھا کہ ایک مچھلی فروش کو دیکھا۔

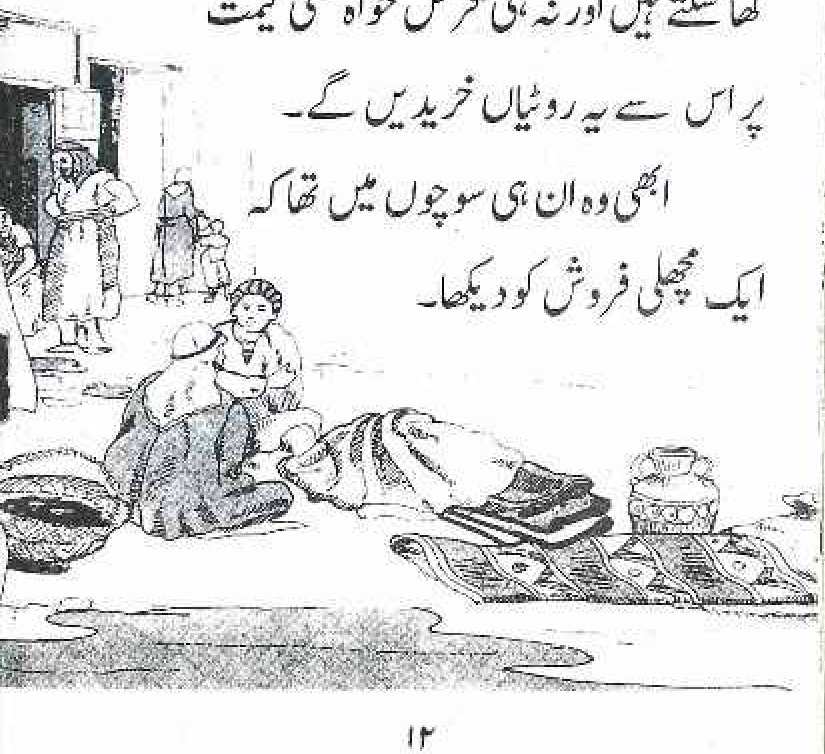

وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتے ہوئے
مچھلی فروش کے پاس پہنچا تو

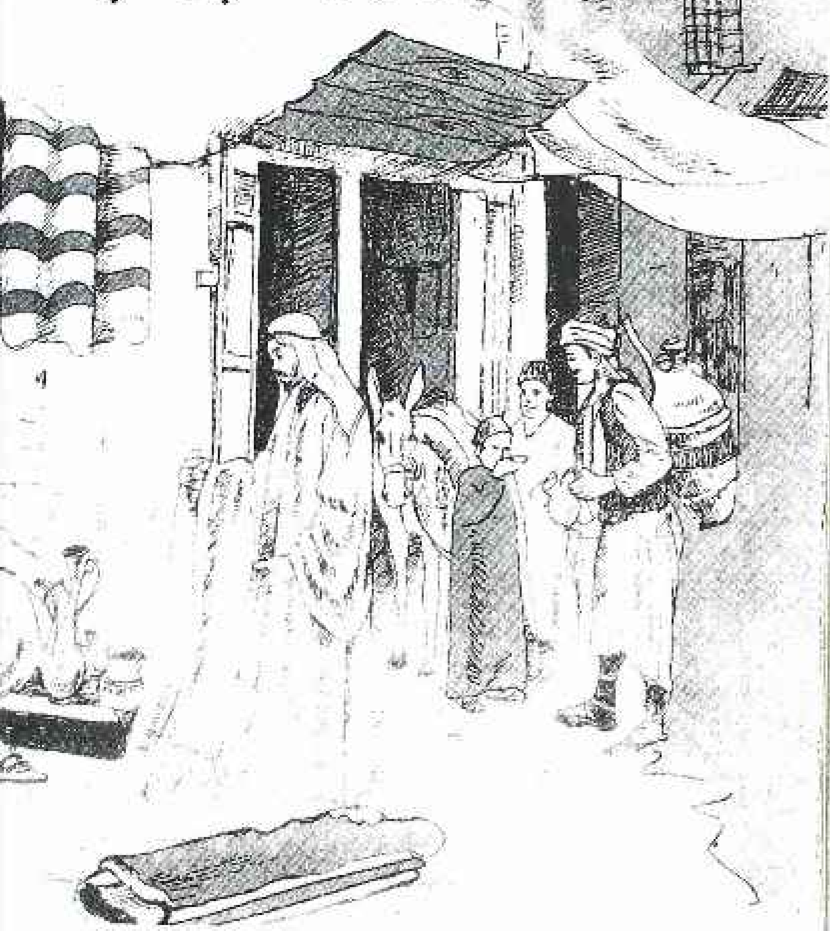

دیکھا کہ ایک مچھلی بچنے سے رہ گئی ہے جو اس کے ہاتھ میں ہے مگر کوئی اسے خرید نہیں رہا۔ کچھ انتظار کے بعد احمد نے سوچا کہ کیوں نہ اسے پیش کش کروں شاید ایک روٹی کے بدلے یہ مچھلی مجھے دیدے۔

یہ سوچ کر وہ مچھلی فروش سے بولا : بھائی! روٹی کے بدلے مچھلی دو گے؟ مچھلی والا کچھ تامل کے بعد کہنے لگا: "مجھے منظور ہے کیونکہ بڑی دیر سے کوئی گاہک نہیں ملا اور میں بھی گھر جانا چاہتا ہوں۔"

احمد بہت خوش ہوا۔ ابھی وہ کچھ زیادہ دور نہیں گیا تھا کہ دیکھا ایک شخص نمک بیچ رہا ہے لیکن چونکہ نمک میں مٹی ملی ہوئی ہے اس لئے کوئی بھی اس سے مٹی ملا نمک نہیں خرید رہا۔ احمد اس کے پاس گیا اور بولا: "بھائی روٹی کے بدلے یہ نمک بیچو گے؟" نمک فروش نے کہا: "مجھے منظور ہے۔" احمد مٹی ملا نمک لے کر گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

جب گھر پہنچا تو بیوی بچے اس کے منتظر
تھے۔ جیسے ہی مچھلی اس کے ہاتھ میں دیکھی تو بچے
بہت خوش ہوئے اور اس کی طرف دوڑ پڑے۔ احمد
اپنی بیوی کو امام زین العابدینؑ سے ملاقات کے
بارے میں بتارہا تھا اور جلدی جلدی مچھلی صاف کررہا

تھا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ احمد نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ مچھلی فروش اور نمک فروش دروازے پر کھڑے ہیں۔ حیران ہو کر پوچھا: ”بھائی خیریت تو ہے؟“ وہ دونوں کہنے لگے: ”ہم نے تم سے روٹی لینے کے بعد دیکھا کہ یہ اس قدر سخت ہے کہ ہمارے کسی کام کی نہیں پھر سوچا کہ شاید تم اس قدر مجبور ہو کہ ایسی روٹیاں بیچنے نکلے ہو جسے کوئی بھی نہیں کھا سکتا لہذا ہم آگے پیچھے تمہارے گھر پہنچے ہیں اور ہم دونوں چاہتے ہیں کہ تم ان روٹیوں کو بھی لے لو اور جو مال ہم نے تمہیں بیچا ہے وہ بھی ہم تم کو بخشتے ہیں۔ احمد نے کچھ پس و پیش کے بعد وہ روٹیاں لے لیں اور ان کا

شکریہ ادا کیا۔ چونکہ یہ روٹیاں اس کے بھی کسی کام کی نہیں تھیں اس لئے اس نے انہیں ایک طرف رکھ دیا اور دوبارہ مچھلی صاف کرنے لگ گیا۔ جونہی اس نے مچھلی کے پیٹ کو چیرا تو دو عدد چمکتے دمکتے موتی

دیکھ کر خوشی کے مارے اس کی چیخ نکل گئی۔ اس کے بیوی بچے دوڑ کر اس کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ احمد خوشی سے دیوانہ ہو رہا ہے۔ بیوی نے پوچھا کہ کیا ماجرا ہے؟ تو احمد نے اس کو وہ موتی دکھلائے۔ سب نے خدا کی اس نعمت پر اس کا شکریہ ادا کیا اور ان کے دل امام زین العابدینؑ کی عظمت کی گواہی دینے لگے۔

ابھی وہ سنبھل بھی نہ پائے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ احمد نے دوڑ کر دروازہ کھولا تو دیکھا کہ امام زین العابدینؑ کا خادم کھڑا ہے۔ علیک سلیک کے بعد خادم بولا: "احمد! امامؑ نے کہلوایا ہے کہ خداوند عالم نے تمہاری پریشانی دور کردی ہے پس ہمیں ہماری افطاری کا سامان واپس دیدو اس لئے کہ ہمارے

سوا کوئی اس کو کھانا پسند نہیں کرے گا۔" احمد نے دونوں روٹیاں شکریے کے ساتھ خادم کو واپس کر دیں۔

اس رات احمد اور اس کے گھر والوں نے خوشی خوشی مچھلی کھائی اور سو گئے۔ دوسرے دن احمد موتی لے کر بازار گیا انہیں فروخت کر کے اپنا قرضہ ادا کیا ، گھر کے لئے کچھ سامان خریدا، اور باقی پیسوں سے کاروبار شروع کیا۔ کچھ عرصے بعد اللہ نے...... روٹیوں کی برکت سے جو حضرت امام زین العابدینؑ نے اسے دی تھیں...... اس کے کاروبار میں ترقی عطا کی اور وہ مالدار ہو گیا۔

ایک مدت کے بعد احمد کی ملاقات اتفاقاً اسی منافق سے ہوئی۔ حال احوال پوچھنے کے بعد منافق نے کہا: احمد! ایسا کون سا معجزہ ہو گیا کہ تم اتنے مالدار ہو گئے؟ احمد نے اسے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ منافق تعجب کرنے لگا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ امامؑ جو تمہاری مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے انہوں نے تمہیں غنی کر دیا۔

جب یہ باتیں امام زین العابدینؑ تک پہنچیں تو حضرتؑ نے فرمایا: "اس طرح کی باتیں رسول اللہؐ کے بارے میں بھی کی گئی تھیں اور ان کو بھی جھٹلایا گیا تھا۔ جب رسول اللہؐ بیت المقدس کے حالات بیان

کرتے تھے تو منافق کہتے تھے کہ جو شخص مکہ سے مدینہ کا سفر بارہ دن میں طے کرتا ہو وہ کس طرح ایک رات میں مکہ سے بیت المقدس پہنچ سکتا ہے؟“

منافقین کی خطا اسی میں ہے کہ وہ خدا اور اس کے ولیوں کے کاموں کو اپنے کاموں پر قیاس کرتے ہیں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ اللہ کے ولی اور پر اسرار بندے اپنے پروردگار کے حکم سے ہر کام کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ بے شک زمین و آسمان انہیں کے تابع ہیں لیکن وہ خود فرماتے ہیں...... ہم راضی ہیں کہ ہمارے کام اور لوگوں کے کام معمول کے مطابق انجام پائیں مگر یہ کہ معجزے کی ضرورت ہو تاکہ کافر اور منافق عبرت پکڑیں۔

پس ہمیں چاہیئے کہ اپنی پریشانیوں میں اولیاء
اللہ کو وسیلہ بنا کر سچے دل سے اللہ سے دعا مانگیں
کیونکہ وہ دعاؤں کو سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا
وَصِيَّ الْحَسَنِ وَالْخَلَفَ الْحُجَّةَ اَيُّهَا الْقَآئِمُ
الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِىُّ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَاحُجَّةَ اللّٰهِ
عَلٰى خَلْقِهٖ يَاسَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ
يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰهِ

اے خدا کے نزدیک صاحبِ عزت۔
خدا کے حضور میں ہماری شفاعت کیجئے۔

ہم نے آپ کی طرف رجوع کیا ہے
ور آپ کی سفارش کے طلبگار ہیں
ز آپ کو اللہ تک پہنچنے کا
یا ہے۔

اے حسن عسکری علیہ السلام کے جانشین اور حجت خدا کے فرزند۔

اے قائمِ آلِ محمد کہ دنیا جن کی منتظر ہے۔ اے مہدیؑ کہ آپ کے ظہور کا وعدہ کیا گیا ہے۔

اے رسولِ خداؐ کے فرزند۔ اے مخلوق پر خدا کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا۔

ہم نے آپ کی طرف رجوع کیا ہے اور آپ کی سفارش کے طلبگار ہیں اور ہم نے آپ کو اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ بنایا ہے۔ اور ہم نے آپ کو اپنی حاجتوں سے آگاہ کر دیا ہے۔ اے اللہ کے نزدیک صاحبِ عزت خدا کے حضور میں ہماری شفاعت کیجئے۔

صدقہ کی برکت

محسن مقدم

حسن علی بک ڈپو
بالمقابل بڑا امام باڑہ۔ کھارادر، کراچی فون ۲۴۳۳۰۵۵

۲۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شہر کے بڑے بازار میں ایک تجارتی قافلہ سفر کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ کچھ لوگ تجارت کا مال سروں پر اٹھائے ادھر ادھر جا آ رہے تھے۔ کچھ لوگ اونٹوں پر سامان لاد رہے تھے جبکہ کچھ تاجر آپس میں مشورہ کر رہے تھے۔ عورتیں اور بچے اپنے عزیزوں اور پیاروں کو خدا حافظ کر رہے تھے۔ عورتیں اپنے اپنے شوہروں کو پکار کر تاکید

کر رہی تھیں کہ دیکھو راستہ پُر خطر ہے اس لیے
غافل نہ ہونا اور اپنے جان و مال کی اچھی طرح
حفاظت کرنا۔

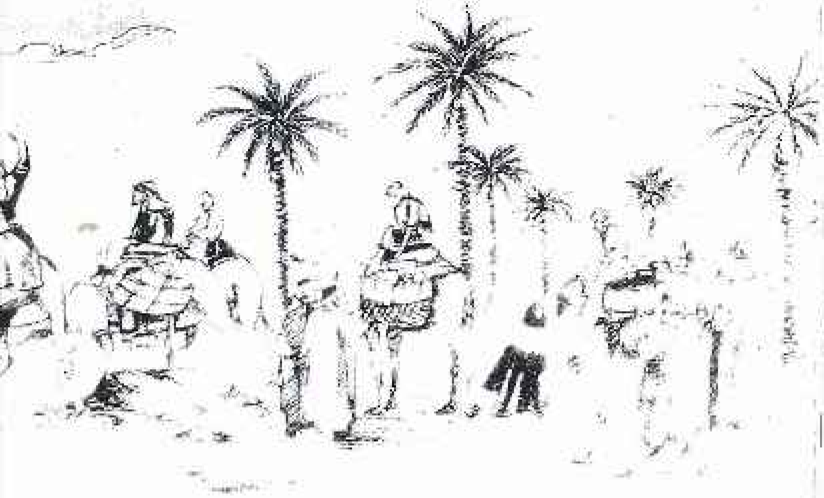

جونہی قافلہ ترتیب پا گیا اور سامان تجارت
گھوڑوں اور اونٹوں پر لاد دیا گیا تو قافلہ آہستہ آہستہ
اپنی منزل کی جانب روانہ ہو گیا۔ تاجروں کے اس

قافلے میں اتفاق سے ایک خدا پرست اور متقی و پرہیزگار شخص بھی ان کے ہم سفر ہو گئے۔ ان کا نام جعفرؑ تھا۔ یہ بزرگوار ہمارے چھٹے امام حضرت جعفر صادق علیہ السلام تھے۔

دیکھتے ہی دیکھتے قافلہ شہر کی حدود سے باہر نکل آیا۔ ابھی قافلہ چند کوس ہی گیا تھا کہ ایک

شخص دوڑتا ہوا آیا اور زور زور سے کہنے لگا: "اے قافلے والو! میں نے اپنی ان آنکھوں سے دیکھا ہے کہ آگے صحرا میں کچھ راہزن گھات لگائے تمہاری تاک میں بیٹھے ہیں کہ جونہی تم وہاں پہنچو وہ تمہیں

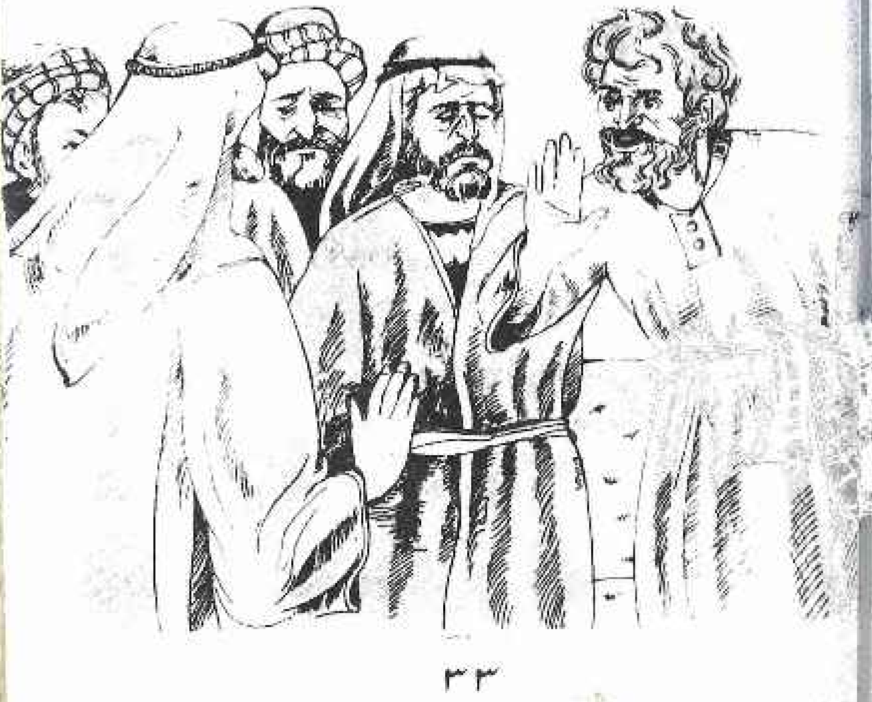

لوٹ لیں۔" یہ سنتے ہی قافلے میں خوف و ہراس پھیل گیا اور ہر آدمی پریشان ہو گیا۔ وہ ایک دوسرے کو سہمی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگے گویا کہہ رہے ہوں: "اب کیا ہو گا؟"

لوگوں کو اتنا خوفزدہ دیکھ کر امام جعفر صادقؑ نے پوچھا: تم اتنے خوفزدہ اور پریشان کیوں ہو؟ وہ سب یک زبان ہو کر بولے: ہم لوگ تاجر ہیں اور ڈر رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ جو مال ہے وہ راہزن لوٹ لیں گے تو ہم برباد ہو جائیں گے۔ امام جعفر صادقؑ نے ان سے کہا: حوصلہ رکھو۔ اللہ مالک ہے۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد تاجر امام صادقؑ سے

کہنے لگے: آپ ایک خدا پرست اور متقی شخص ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اپنا مال آپ کے پاس امانت رکھوا دیں۔ ہو سکتا ہے کہ راہزن اسے آپ کا مال سمجھ کر لوٹ مار نہ کریں۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: یہ بات تم کس طرح کہہ سکتے ہو؟ ممکن ہے کہ راہزن تمہارا مال لوٹنے کے بجائے میرا مال لوٹنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ اگر اس طرح ہوا تو تم اپنے مال سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ وہ لوگ کہنے لگے: تو پھر ہم کیا کریں؟ راہزن تو ہماری تاک میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

غرض کچھ دیر اسی طرح باتوں میں گزر گئی

اور وہ کوئی فیصلہ نہ کر سکے۔ چنانچہ وہ امام صادقؑ
سے کہنے لگے: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے
کہ ہم اپنا مال یہیں صحرا میں دفن کر دیں تاکہ جب
راہزنوں سے چھٹکارا ملے تو اسے نکال لیں اور دوبارہ
اپنا سفر شروع کر دیں؟ امام صادقؑ نے فرمایا
دیکھو! اگر اپنی بھلائی چاہتے ہو تو اپنا مال ایسے کے
پاس امانت رکھواؤ جو تمہارے مال کی بہتر حفاظت
کرے اور اسے صحیح سالم تم تک پہنچا دے۔ یہ سنتے
ہی قافلے والوں کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں
اور انکے چہروں سے خوف کے سائے دور ہو گئے۔
وہ سب بول اٹھے: "سرکار! وہ کون ہے؟"

امام صادقؑ نے قافلے والوں کو اس طرح آمادہ دیکھا تو فرمایا: "وہ اللہ ہے۔" یہ سن کر وہ کہنے لگے کہ ہم اپنا مال کس طرح اللہ کے پاس رکھوائیں؟ امامؑ نے فرمایا: اپنے مال میں سے ایک حصہ اللہ کی راہ میں غریبوں اور محتاجوں کو دے دو۔ وہ کہنے لگے کہ اس بیابان میں تو کوئی غریب اور محتاج نہیں ہے پھر ہم اپنا مال کس کو دیں؟ امام صادقؑ نے فرمایا: تم نیت کرلو کہ اپنے مال کا تیسرا حصہ اللہ کی راہ میں صدقہ دو گے تاکہ وہ تمہارے باقی مال کی ہر طرح حفاظت کرے۔ قافلے والے یہ سن کر کہنے لگے ہم نیت کرتے ہیں کہ خیر

خیریت سے اپنی منزل پر پہنچ کر اپنے اپنے مال کا
تیسرا حصہ اللہ کی خوشنودی کے لئے صدقہ دیں
گے۔ یہ سن کر امام صادقؑ نے فرمایا: بس اب تم
لوگ اپنے رب کی پناہ میں ہو۔ خوف کو دل سے
نکال دو اور اطمینان کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھو۔

قافلہ جو کچھ دیر کے لئے ٹھہر گیا تھا پھر سے
چل پڑا۔ ابھی زیادہ راستہ طے نہیں ہوا تھا کہ دو
سے گرد و غبار کے بگولے اڑتے دکھائی دیئے۔
چوروں اور راہزنوں کے گھوڑے سرپٹ دوڑتے
ہوئے قافلے کی طرف بڑھنے لگے۔ یہ دیکھ کر
سب خوف سے کانپ اٹھے اور امامؑ کے گرد جم

ہو گئے۔ امامؑ نے بڑے یقین اور اطمینان سے فرمایا: اب جب کہ تم اپنے رب کی پناہ میں ہو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ سن کر لوگوں کو ڈھارس ہوئی۔

بڑھتے ہوئے تیز گھوڑے قافلے کے نزدیک پہنچے تو قافلہ ٹھہر گیا کہ دیکھیں اب کیا ہوتا ہے۔ راہزن اپنے اپنے گھوڑوں سے نیچے اترے اور امام صادقؑ کے سامنے دو زانوں بیٹھ گئے۔ ان کا سردار بڑے ادب سے بولا: حضور! میں نے رات کو خواب میں آپ کے نانا حضرت رسول خداؐ کو دیکھا جو فرما رہے تھے کہ ہم اپنے کو آپؑ کے حوالے

کردیں اور اپنے برے کاموں سے آپ کے سامنے

توبہ کریں۔ پس ہم حاضر ہوگئے ہیں۔ ہم یہ بھی

چاہتے ہیں کہ سفر میں آپ کے ساتھ چلیں تاکہ
آپ لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کریں۔

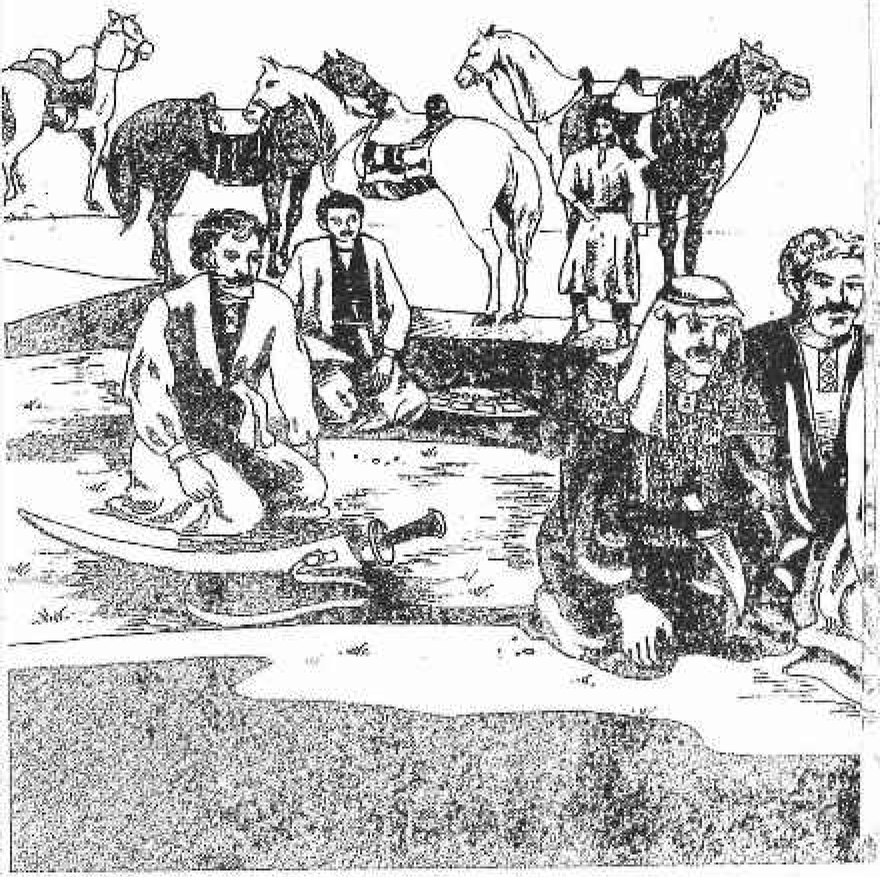

امام صادقؑ نے فرمایا: اللہ تمہارے گناہوں کو معاف کرنے والا ہے اس کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرو رہی مدد کی بات تو ہمیں تمہاری مدد کی ضرورت نہیں۔ جس ذات نے ہمیں تم سے بچایا ہے وہی ہمیں دوسرے دشمنوں سے بھی بچانے والی ہے۔ یہ سارا ماجرا دیکھ کر قافلے والے بہت مطمئن اور خوش ہو گئے کہ فرزند رسول ان کے ہم سفر ہیں۔ ان سب نے مل کر خوشی سے تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور قافلہ روانہ ہو گیا۔

جب قافلہ خیر خیریت سے اپنی منزل مقصود پر پہنچا تو قافلے والوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور اپنے

مال کا تیسرا حصہ اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔ بیشک اللہ نے اپنے سچے کلام میں سچی بات فرمائی ہے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

جو بھی ایک نیکی کرے گا اس کو اس کے بدلے دس گنا اجر دیا جائے گا۔ (سورۂ انعام آیت ۱۶۰)

☆

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ

وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضَاعَفُ لَهُمْ

بیشک وہ مرد اور عورت جو صدقہ دینے والے ہیں اور خدا کو قرضہ دیتے ہیں۔ خدا بھی ان کے اس احسان کو کئی گنا زیادہ کر دیتا ہے۔ (سورۂ حدید آیت ۱۸)

پھر وہ اپنا مال بازار میں بیچنے لے گئے۔ صدقے کی برکت سے ان کا مال خوب بکا اور انہوں نے بہت نفع کمایا تب سب لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ فرزند رسول امام صادقؑ کی ذات گرامی ہمارے لئے اللہ کی رحمت ثابت ہوئی۔ یہ سن کر امام صادقؑ نے ان سے فرمایا:

لوگو! دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ کرنے سے کتنی برکت ہوتی ہے اور آدمی کے جان و مال کی کس طرح حفاظت ہوتی رہتی ہے۔

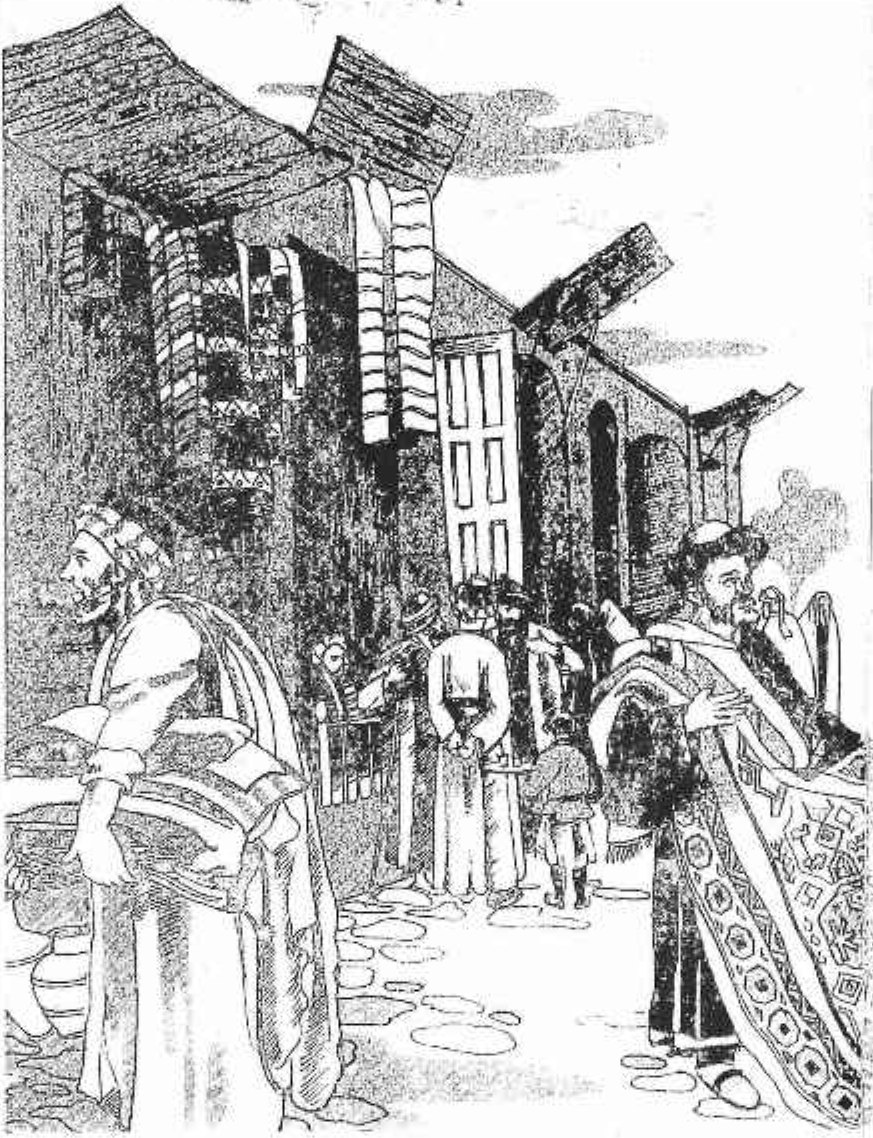

قرآن وحدیث، تاریخ، اخلاق، اعمال اور دعاؤں پر مشتمل

بچوں کیلئے باتصویر اور معلوماتی کہانیاں

حضرت ابو طالبؑ ---------------- حضرت جعفر طیارؓ

سید الشہداء حضرت حمزہؓ

حضرت مصعب بن عمیرؓ --------- حضرت ابوذر غفاریؓ

حضرت مقداد ابن عمروؓ

حضرت حضرت سلمان فارسیؓ --- حضرت عمار ابن یاسرؓ

حضرت مالک اشترؓ

حضرت حبیب ابن مظاہرؓ ---------- حضرت میثم تمارؓ

حضرت مختار ثقفیؓ

حضرت کمیل ابن زیادؓ --------- حضرت سعید ابن جبیرؓ

راہ کربلا سیریز

۱) حضرت مسلمؓ بن عقیل
۲) حضرت حرؓ
۳) حضرت علی اکبرؓ
۴) حضرت قاسمؓ بن حسنؓ
۵) حضرت عباس علمدارؓ
۶) • ننھے علی اصغرؓ

• حضرت محمد بن ابی سعیدؓ
• حضرت عبداللہؓ بن حسنؓ

بچوں کیلئے باتصویر اور معلوماتی کہانیاں

حضرت ابو طالبؑ

حضرت حمزہؓ

حضرت ابوذر غفاریؓ

حضرت مقداد ابن عمروؓ

حضرت مالک اشترؓ

حضرت کمیل ابن زیادؓ

حضرت عباس علمدارؑ

حضرت علی اکبرؑ

ننھے علی اصغرؑ

حضرت حرؓ

حضرت جعفر طیارؑ

حضرت عمار ابن یاسرؓ

حضرت سلمان فارسیؓ

حضرت مصعب بن عمیرؓ

حضرت میثم تمارؓ

حضرت حبیب ابن مظاہرؓ

حضرت مسلمؑ بن عقیل

حضرت قاسمؑ بن حسنؑ

حضرت سعید ابن جبیرؓ

حضرت امیر مختار

حسن علی بک ڈپو

بالمقابل بڑا امام باڑہ۔ کھارادر کراچی فون ۲۲۳۳۰۵۵